دیگر ارکان اپنی اپنی نشستوں پر موجود تھے ۔ کمیشن کے ارکان کی فہرست حسب ذیل ہے :

۱ ۔ ڈاکٹر رضی الدین صدیقی — چیئرمین
۲ ۔ مولنا محمد مالک کاندھلوی ، شیخ الحدیث ، جامعہ اشرفیہ لاہور ۔ (رکن)
۳ ۔ پروفیسر ڈاکٹر میاں محمد نذیر (شعبۂ معاشیات ۔ پشاور یونیورسٹی) (رکن)
۴ ۔ پروفیسر ڈاکٹر عطاءالرحمن ڈائریکٹر H.E.J ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری ۔ کراچی ۔ (رکن)
۵ ۔ ڈاکٹر مسز قمر واحد حیدر آباد (رکن)
۶ ۔ پروفیسر ڈاکٹر پروین شوکت شعبۂ سیاسیات ۔ گورنمنٹ ایف ۔ سی کالج ، لاہور (رکن)
۷ ۔ بریگیڈئیر سید نصیر الدین (ریٹائرڈ) پرنسپل ۔ کیڈٹ کالج حسن ابدال وسابق ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن ۔ (رکن)
۸ ۔ جناب اشفاق احمد ڈائریکٹر ۔ مرکزی اردو سائنس بورڈ ۔ لاہور ۔ (رکن)
۹ ۔ پروفیسر ظفر آفاق انصاری ۔ ڈائریکٹر ۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سائیکالوجی ، اسلام آباد (رکن)
۱۰ ۔ ڈاکٹر ایس ۔ ایم ۔ زمان (رکن)

انکے علاوہ وزارت تعلیم کے وفاقی سکریٹری ڈاکٹر ایس ایم قریشی دوسرے اعلیٰ سرکاری افسران اور صدر پاکستان کے معاونین صدارتی نشستگاہ کے دائیں جانب کرسیوں پر متمکن تھے ۔

اس موقع پر کمیشن کے چیرمین اور جملہ ارکان نے فرداً فرداً اپنے خیالات کا اظہار کیا راقم الحروف نے کمیشن کے رکن کی حیثیت سے نظام تعلیم کی اسلامی تشکیل کے موضوع پر جو معروضات پیش کیں وہ اس مسئلہ کے بعض اہم پہلوؤں کی نشاندھی کرتی ھیں ۔ انکی اشاعت سے اس اہم مگر مشکل عمل کے بعض مسائل کو اجاگر کرنے میں مدد مل سکتی ہے ۔ اس مرحلہ پر انھیں نذر قارئین کرنے کا بنیادی مدعا یہ ہے کہ ارباب فکر کے تبصروں اور تعمیری مشوروں سے استفادہ کیا جا سکے ۔ راقم الحروف کی معروضات کا متن حسب ذیل ہے :

---

۲ ۔ مولانا کمیشن کے رکن رکین تھے دینی علوم کے حوالہ سے ھی نہیں بلکہ کمیشن کے دائرہ کار میں آنے والے تمام موضوعات پر آپ کی آراء اور مشورے نہایت وقیع ہوتے تھے ۔ آپ نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء (۸ ربیع الأول ۱۳۰۸ھ) کو اس دارفانی سے رحلت فرمائی رب رؤف و رحیم آپ کو جنت الفردوس میں مدارج عالیہ پر فائز فرمائے ۔ آمین ۔

۳ ۔ بریگیڈئیر صاحب آج کل بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی سے منسلک ھیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عالی مرتبت و گرامی منزلت جناب صدر پاکستان ، محترم جناب ڈاکٹر رضی الدین صدیقی صاحب و رفقائے کرام ۔ السلام علیکم

ناسپاسی ہو گی اگر اپنی گزارشات کی ابتداء جناب صدر پاکستان کی خدمت میں دلی تشکر کے اظہار کے ساتھ نہ کروں کہ انھوں نے اس ناچیز کو بھی اس موقر کمیشن کے رکن کے طور پر نامزد فرما کر یہ معروضات پیش کرنے اور پاکستان کے نظام تعلیم کی اسلامائزیشن کے انقلابی عمل میں شرکت کا موقعہ عنایت فرمایا ۔

یہ ایک تاریخ ساز لمحہ ہے یا شاید یوں کہنا زیادہ مناسب ہو کہ یہ ایک تاریخی ساعت ہے جسے آپ کے عزم و خلوص ، ارباب علم و ماہرین تعلیم کی دینی بصیرت اور فکری گہرائی و راستی ، معلمین و متعلمین کی محنت اور لگن ، والدین کے ایثار و تعاون اور پوری قوم کے جذبہ حب وطن وحمیّت اسلامی کے ساتھ ایسا تاریخ ساز لمحہ بنایا جا سکتا ہے جو ان شاء اللہ وطن عزیز کے لئے ہی نہیں پوری ملت اسلامیہ کے لئے روشن مستقبل کی نوید بن سکے گا ۔ یہ دعویٰ شاعرانہ مبالغہ آرائی یا Rhetoric نہیں ، تاریخی حقیقت ہے کہ برصغیر میں برطانوی استعمار سے ورثے میں پائے ہوئے نظام تعلیم کو ایک آزاد مسلم قوم کی امنگوں اور ضروریات سے ہم آہنگ کرنے اور دور حاضر میں برق رفتاری سے بڑھتی پھیلتی علمی تحریک سے ہمقدم رکھنے کے لئے متعدد اصلاحی کوششیں ہوئیں مگر خصوصیت کے ساتھ پورے

تعلیمی نظام کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کیلئے فکروعمل کی راہیں ہموار کرنے کے عزم کا اظہار پہلی دفعہ کیا گیا ہے اور اس لحاظ سے یہ کمیشن اپنی نوعیت کا پہلا ادارہ ہے۔

دسمبر ۱۹۴۷ء میں ھی قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ھدایت پر مرکزی وزیر تعلیم جناب فضل الرحمن مرحوم کی زیر نگرانی قومی تعلیمی کانفرنس کا انعقاد پاکستان میں اصلاح تعلیم کا نقطۂ آغاز تھا، تو مرکزی وزارت تعلیم کے سیکرٹری اور ممتاز ماھر تعلیم جناب ایس ایم شریف مرحوم کی قیادت میں قائم ھونے والا قومی تعلیمی کمیشن (۱۹۵۹ء) ، جس کے ایک فعال رکن بلکه روح رواں ھمارے چیئرمین محترم ڈاکٹر رضی الدین صدیقی تھے ، طلبه کے مسائل کے ساتھ مخصوص حمود الرحمن کمیشن (۱۹٦۵ء) ، ایر مارشل نور خان کی ,,تجاویز برائے تعلیمی پالیسی،، (جولائی ۱۹٦۹ء) ، یحیی خان کے دور کی نئی تعلیمی پالیسی (۱۹۷۰ء) سے پیپلز پارٹی کے دور کی ثمر خیز پالیسی (۱۹۷۲ء) جس کے تحت یونیورسٹی گرانٹس کمیشن ، وفاقی بیورو آف کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بکس اور اوپن یونیورسٹی جیسے وقیع اور مفید ادارے وجود میں آئے ، جولائی ۱۹۷۷ء کے انقلاب کے بعد اکتوبر ۱۹۷۷ء میں انعقاد پذیر ھونیوالی سب سے بڑی اور تعلیمی عمل کے نمائندہ تمام طبقوں کی جامع کانفرنس اور ۱۹۷۸ء کی اھم قومی تعلیمی پالیسی جس کے تحت ملک بھر کے انگلش میڈیم سکولوں میں اردو یا کسی دوسری پاکستانی زبان کو بطور تدریسی زبان رائج کرنے کے عمل کو بتدریج ۱۹۸۹ء تک مکمل کرنے کا تاریخی فیصلہ کیا گیا ، یہ سب اصلاحی کوششیں تبدیلی لانے کے عمل میں نمایاں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ھیں۔ غیر سرکاری سطح پر ھمدرد فاؤنڈیشن کی تعلیمی رپورٹ (۱۹۸۵ء) بھی اس

زمرے میں ایک قابل قدر کوشش قرار دی جا سکتی ہے۔ ان میں کسی کمیشن کی سفارشات اسلامی تعلیم (Islamic Education) کی اھمیت کے اظہار سے خالی نہ تھیں ۔ ان میں سے ہر رپورٹ کے ایک دو ابواب یا فصلیں دینی تعلیم (Religious Education) ، عربی اور اسلامیات کی تدریس اور دینی مدارس (Madrasah Education) سے متعلق تھیں ۔ مگر کسی پالیسی میں رائج الوقت نظام تعلیم کو جامع حیثیت سے اسلامی تناظر میں پرکھنے اور اسلامی تقاضوں کے مطابق از سر نو منظم و استوار کرنے کا تصور موجود نہ تھا ۔ البتہ اس پس منظر میں ایک قابل ذکر اقدام ۱۹۷۸ء میں کیا گیا جب صدر پاکستان نے ڈاکٹر سید محمد عبداللہ مرحوم ، جناب نسیم حجازی اور اس ناچیز پر مشتمل ایک سہ رکنی کمیٹی کے قیام کا حکم صادر فرمایا ۔ جس کی غرض و غایت یہ تھی کہ جملہ تعلیمی مراحل میں مروّج نصابی کتابوں سے ایسا تمام مواد خارج کر دیا جائے جو نظریہ پاکستان کے منافی ہو ۔ وزارت کی طرف سے معقول فنڈ کی فراھمی کے باوجود بوجوہ یہ کوشش سطحی اور نیم دلانہ ثابت ہوئی جس کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں ۔

مقام شکر ہے کہ نفاذ شریعت آرڈی نینس پہلی دفعہ اس اہم اور گمبھیر مسئلے کو اسکے صحیح اور جامع تناظر میں دیکھتے ہوئے مستقل بنیادوں پر پورے نظام تعلیم کو ، اسلامی لبادہ اڑھانے کے لئے نہیں ، بلکہ ایک سال پر محیط گہرے اور وسیع مطالعہ و تجزیہ کی بھٹی سے نکال کر اِسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ، تجاویز و سفارشات کی ترتیب کا فریم ورک مہیا کرتا ہے۔

گرامی مرتبت ! سب سے پہلے یہ متعین کرنا ضروری ہے کہ اس کمیشن کا مدعا ومقصود اور دائرہ کار کیا ہے ؟ آرڈی نینس کی دفعہ ۹

Islamization of Education سے متعلق ہے اور اس کی ذیلی دفعہ (۱) میں اس سوال کا مختصر مگر تسلی بخش جواب موجود ہے :

9. Islamization of Education: (i) The State shall, for a comprehensive and harmonious development as an Islamic society, take steps to ensure the educational system of Pakistan is based on Islamic values of learning and teaching.

خالصتاً اسلامائزیشن کے تناظر میں سب سے اہم چیلنج ابتدائی ، متوسط، ثانوی، اعلی ثانوی، بی اے / بی ایس سی اور ایم اے/ ایم ایس سی کی سطحوں پر مقاصد کی تصریح ، تمام مضامین میں نصابات کی ازسر نو تعیین و تنظیم اور ان کی روشنی میں نئی نصابی کتب کی تدوین کا ہے۔ یہی وہ بنیاد ہے جس پر ایک محکم اور صحیح البنیان اسلامی نظام تعلیم کی جدید عمارت اٹھائی جا سکتی ہے۔

صدر گرامی ! میں نے نصابات کو نئے سرے سے منظم (Reorganize) کرنے کی بجائے انھیں از سر نو متعین (Define) کرنے کا ذکر سوچ سمجھ کر کیا ہے۔اسلامی نظام تعلیم کی تعمیر کے لئے پرانی بنیادیں زیادہ نتیجہ خیز نہیں ہو سکتیں۔

یہ انقلابی نوعیت کا مشن ہے۔ مناسب تو یہ تھا کہ بین الاسلامی سطح پر اس کے لئے فکری وسائل یکجا کر کے منظّم و مربوط منصوبہ عمل میں لایا جاتا۔ اس کی جانب بعض حوصلہ افزا قدم اٹھائے بھی گئے۔ یہاں خصوصیت سے ان عالمی کانفرنسوں کا ذکر کیا جا سکتا ہے جو مسلم ممالک میں تعلیم کو اسلامی خطوط پر منظم کرنے کے فلسفہ اور مختلف عملی پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لئے مکہ معظمہ (۱۹۷۷ء) ، اسلام آباد (۱۹۸۰ء) ، ڈھاکہ (۱۹۸۱ء) اور جکارتہ (۱۹۸۲ء) میں انعقاد پذیر ہوئیں۔

ان کانفرنسوں کے فکری نتائج سلیقہ سے مدون ہو کر رابطۂ عالم اسلامی کی مساعی سے چار خوبصورت کتابوں کی شکل میں شائع ہوئے۔ پچھلے عشرہ میں کئی اسلامی ممالک میں اسلامی جامعات کا قیام ، انفراد ی اور منظماتی (Institutional) سطح پر صحیح اسلامی نظام تعلیم کو برپا کرنے کے مختلف پہلوؤں پر سنجیدہ غوروفکر ، جدید مضامین سمیت علوم کے کئی شعبوں مثلاً عمرانیات (Sociology) معاشیات اور طبعی علوم میں اسلامائزیشن کا عمل شروع کرنے کے لئے کتابوں اور تحقیقی مضامین کی اشاعت ، اسلامک اکیڈمی کیمبرج اور پروفیسر اسماعیل الفاروقی شہید کی سربراہی میں قائم شدہ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ جیسے اداروں کی تأسیس ، Muslim Education Quarterly (لنڈن) The American Journal of Islamic Social Sciences جیسے خصوصی رسائل کا اجراء اور دیگر اسلامی مجلات میں Islamization of Education پر تحقیقی مضامین کا بڑھتا ہوا رجحان ـــــ سب زیادہ تر ان کانفرنسوں کی فکری تحریک کے مرہون منت ہیں ۔ Islamization of Knowledge کا عظیم چیلنج چار اہم شعبوں پر منقسم ہے :

۱ ۔ معاشرتی علوم

۲ ۔ زبانیں اور ادب

۳ ۔ طبیعی علوم

۴ ۔ تربیت اساتذہ

تفصیل میں جائے بغیر اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ معاشرتی علوم (Social Sciences) Value—oriented ہونے کے سبب ہماری فوری توجہ کے محتاج ہیں ۔ آج اکنامکس ، پولیٹکل سائنس ، سوکس ، سوشیالوجی ، سوشل ورک ، انتھروپالوجی ، فلسفہ ، نفسیات ،

تاریخ ، تعلیم وغیرہ علوم کے ذریعہ همارے نوجوانوں کے ذهن میں من وعـن وهی کچھ بھـرا جا رها ہے جو مغربی مفکرین کی تحریروں پر مشتمل همارے نصاب میں رائج ہے۔ اهل درد میں سے ان مضامین کے جدید مُتخصّص اور علمائے ثقافت اسلامی یکجا ھو کر ان علوم کو اس طرح (re—write) کریں که قرآنی حکمت اور هماری چودہ سو سالہ علمی و ثقافتی میراث کی مجموعی دانش ان علوم کے جدید مغربی مفکرین (کمیونسٹ اور سوشلسٹ دانشوروں سمیت) کی فکر کے تناظر و تقابل میں ، همارے نوجوان ذهنوں سے احساس شکست خوردگی اور رجحان تقلید کو دور کر کے ؛ انھیں اپنی تخلیقی راھوں پر گامزن کرے ۔ زبانوں اور ادب کی تدریس میں بھی اسی نوعیت کا کام ایک مختلف نوع سے ضروری ہے۔

جہاں تک طبیعی علوم کا تعلق ہے ، یہ سوال عام طور پر اٹھایا جاتا ہے که یه علوم Value—Free هیں اس لئے ان کے نصابات یا نصابی کتب کی تبدیلی کی نه ضرورت ہے نه گنجائش ۔ یقیناً اس شعبے میں اتنی محنت اور اتنا کام درکار نهیں جتنا معاشرتی علوم کے حساس میدان میں ہے۔ لیکن کئی سائنسی نظـریات بظاهـر اسلامی عقائد سے متصادم نظر آتے هیں ۔ اصول ارتقاء (Evolution) اور معجزات کا مسئله اس کی معروف مثالیں هیں ۔ یقیناً قرآن کریم کیمیا ، طبیعیات یا هیئت کی ٹیکسٹ بک نهیں بلکه ابنائے آدم کو خالق کا اطاعت گزار بندہ اور اچھا انسان بنانے کا ابدی نسخه و ضابطه ہے۔ تاهم اس کتاب حکیم میں برسبیل مثال و تذکرہ کائنات کے جو حقائق (Phenomena) بیان هوئے هیں همارا ایمان ہے که وہ ابدی حقیقت هیں ۔ کوئی هوشمند ماهر تعلیم یه تجویز نهیں کر سکتا که سائنسی علوم میں سے ایسے تمام نظریات سنسر کی قینچی کے عمل سے خارج کر دیئے جائیں جو

اسلامی نظریات سے متصادم نظر آئیں ۔ کائنات کے بارے میں انسان کا موجودہ علم جن مفروضات تک پہنچا ہے اس کی بنیاد خود قرآن حکیم کی اس دعوت پر ہے۔ ,,قل سیروا فی الارض فانظر وکیف بدأ الخلق ،، (کہہ دیجئے کہ زمین میں پھرو اور غور کرو کہ اس نے تخلیق کا آغاز کیسے کیا ؟) اسی دعوت پر عمل کرتے ہوئے مسلم سائنسدانوں نے یونانیوں کے نظری منہج کی بجائے مشاھداتی وتجرباتی منہج کو اختیار کر کے عظیم اکتشافات کئے ۔ اس ناچیز کے ادراک میں ان تضادات کو رفع کرنے کا وہ طریق بھی غلط ثابت ہو چکا ہے۔ جو سرسیّد احمد خان مرحوم اور طنطاوی جوھری جیسے جدید مفسرین نے قرآن کریم کی آیات کی تاویل اپنے وقت کے مسلمہ سائنسی نظریات کی روشنی میں کر کے کیا ۔ اس مسئلہ کا حل مسلم حکماء و علماء کی جماعت کو ڈھونڈنا ہے مگر میری ناقص رائے میں قرآن کریم کی تمام آیات محکمات پر راسخ اجمالی ایمان کے ساتھ مسلم سائنسدان کے لئے رائج الوقت سائنسی نظریہ کو اپنے سائنسی فکر کا زینہ بنانے میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی ۔ مزید برآں Subject — Content سے قطع نظر ان علوم کی Vocabulary اور تاریخ و فلسفہ کے میدان میں خاصے کام کی گنجائش ہے۔ اسی عمل سے ھی تخلیقی ذہن کے ساتھ ساتھ خدا سے ڈرنے اور انسان سے محبت رکھنے والے سائنسدان ، ڈاکٹر ، انجینئر پیدا کئے جا سکتے ھیں ۔

السنه و آداب کے ساتھ عمرانی اور طبیعی علوم میں اسلامی روح جاری و ساری کرنے کی اھمیت واضح ہے۔ مگر شاید اس کام کا سب سے اھم حصہ تربیت اساتذہ ہے ۔ نصاب تعلیم کچھ بھی ھو ، استاد ھی اس کی تنفیذ کا سب سے موثر ذریعه ہے ، اس لحاظ سے استاد کی اھمیت شاید نصابی کتب سے بھی زیادہ ہے۔ صاحب ایمان و

بصیرت ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے فن میں صاحب استعداد استاد کسی بھی نصاب و کتاب کو پڑھاتے ہوئے اپنا درد اور اپنے اندر کی روشنی طلبہ تک پہنچا سکتا ہے۔ ایسے اساتذہ کی تربیت اور تخلیق ہمارا سب سے بنیادی اور سب سے مشکل فریضہ ہے۔ اور اسی مقصد کے حصول کیلئے ٹیچر ایجوکیشن کا پورا ڈھانچہ انقلابی تبدیلیوں کا متقاضی ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ کالج اور یونیورسٹی کے اساتذہ کو بھی اس دائرہ میں شامل نہ کیا جائے۔

علوم و آداب کی اسلامائزیشن کے اس کام کو اسلامی یونیورسٹیوں کی ترجیحات میں پہلا مقام حاصل ہونا چاہیئے تھا۔ صرف اسی صورت میں ان علوم کو اسلامی سانچے میں ڈھال کر نئے نصابات اور نئی کتابوں کو پرائمری، ثانوی اور اعلی سطحوں پر رائج کر کے پورے نظام تعلیم کو اسلامی بنایا جا سکتا تھا۔ اگر عالمی سطح پر بلاد اسلامیہ کے باھمی اشتراک و تعاون سے یہ کام شروع کیا جاتا تو آج خاصی پیش رفت ہو چکی ہوتی۔ کہنے کو تو رباط میں قائم شدہ اسلامی یونیورسٹیوں کی ایسوسی ایشن کے ارکان کی تعداد چالیس کے قریب ہے۔ مگر عملاً ان میں کوئی علمی و تحقیقی اشتراک مفقود ہے۔ ہر یونیورسٹی اپنی راہ پر گامزن ہے۔ اور ستم ظریفی یہ ہے کہ کہیں قرآن و حدیث و فقہ و دعوۃ کے روایتی علوم و فنون میں تخصّص کے درجات قائم کرنے پر اکتفا کیا جارہا ہے تو کہیں قانون (Law) اور بزنس (Business) جیسے جدید منفعت بخش مضامین میں مسلم طلبہ کے داخلہ کے لئے خصوصی سہولتیں پیدا کرنے کو ھی مشن بنا لیا گیا ہے۔ یہ دونوں مقاصد لائق استحسان ھیں مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی یونیورسٹیاں ان مقاصد میں کامیاب ہو بھی جائیں تو ہر اسلامی ملک میں چلنے والی دوسری بیسیوں

یونیورسٹیوں اور سینکڑوں ہزاروں سکولوں کالجوں کا کیا بنے گا ۔ جہاں تدریسی مواد بدستور لادینی سر چشموں سے سیراب ہوتا رھیگا۔ اسلامائزیشن کا عمل همه گیر ہو کر ھی نتیجه خیز ثابت ہو سکتا

گرامی مرتبت ! علوم کی اسلامائزیشن کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ ھمارے ملک میں مندرجه ذیل مسائل بھی ان موضوعات کی فہرست میں شامل ہونے چاھئیں ، جن پر اس کمیشن کو غور کرنا ہے۔

۱ ۔ دینیات / اسلامیات اور عربی کی لازمی تدریس کا مسئله

۲ ۔ نصابی کتب کے لئے رسم الخط کا مسئله : نسخ یا نستعلیق ؟

۳ ۔ ذریعه تدریس (Medium of Instruction)

۴ ۔ تعلیم نسواں کی حیثیت و نوعیت اور خواتین یونیورسٹی/ یونیورسٹیوں کے قیام کا مسئله ۔

۵ ۔ طلبه اور اساتذہ کی تنظیموں کا مسئله

٦ ۔ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا مسئله

۷ ۔ تعلیم و تربیت کے عمل میں ذرائع ابلاغ کا کردار

۸ ۔ اور آخر میں ایک نہایت اھم اور گیرائی اور گہرائی کا متقاضی مسئله ۔ یعنی دینی مدارس کی نصابی واداری اصلاح اور اس سوال کا تجزیه که آیا بالآخر قدیم و جدید میں اصلاحات کے ساتھ نظام تعلیم میں یه دوئیت (Dichotomy) ختم ہو سکتی ہے۔

صدر گرامی ! تعلیم کے اکثر مسائل کی طرح یه سب مسائل دائمی اور مستقل تفکیر و تحقیق کے متقاضی ھیں ۔ اور پوری قوم کی طرف سے مخلصانه ھدیۂ تبریک کے مستحق ھیں که ھماری تاریخ میں پہلی بار ایک تعلیمی کمیشن قائم ہوا ہے جس کے تین امتیازات ھیں :

۱ ۔ پورے نظام تعلیم کا اسلامی تناظر میں جائزہ لینے اور اسے

اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے سفارشات مرتب کرنے کے مخصوص مقاصد کے ساتھ قائم ہونے والا یہ پہلا کمیشن ہے۔

۲ ۔ یہ پہلا کمیشن ہے جسے مستقل بنیادوں پر قائم کیا گیا ہے۔ جو تعلیمی عمل کے تحرّک (Dynamism) کے عین مناسب ہے۔

۳ ۔ سفارشات کی ترتیب کے بعد ان سفارشات پر عمل درآمد کا جائزہ لیتے رہنے کی ذمہ داری بھی اسے سونپی گئی ہے۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے اس کمیشن کے لئے صرف ایک مستقل سیکرٹریٹ کی ھی ضرورت نہیں بلکہ ایک مضبوط فعال اور ذی استعداد تحقیقی مرکز کی بھی ضرورت ہے۔ تاکہ ملکی جامعات ، تحقیقی و تدریسی و نصابی اداروں ، اور علماء و محققین کے تعاون سے اس عظیم کام کی طرف بسرعت تمام پیش رفت ہو سکے۔ فکری سطح پر پچھلے دس پندرہ برسوں میں علم و تعلیم کی اسلامائزیشن کے فلسفہ پر ھی نہیں اس کے عملی و اطلاقی پہلوؤں پر بھی خاطر خواہ کام ہوا ہے۔ اس کا بنظر غائر جائزہ لینے اور اس سے استفادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کیلئے کمیشن کو ایک Specailized Library کی اشد ضرورت ہو گی ۔ میں نے ایک ابتدائی سی کتابیات اس غرض سے ترتیب دی ہے کہ اس کی وسعت کا اندازہ ہو سکے ★ ۔ ان شاء اللہ جلد ھی ایک زیادہ جامع کتابیات جناب چیئرمین کی خدمت میں پیش کر دوں گا ۔ اسی سہ روزہ اجلاس میں ملک بھر سے (بلکہ بین الاسلامی سطح پر اس موضوع پر شرح صدر کے ساتھ مشورہ دینے کے اھل) علماء و مفکرین کے علاوہ متعلقہ طبقوں مثلاً ماھرین تعلیم ، اساتذہ ، طلبہ اور مختلف معاشی و معاشرتی طبقوں سے تعلق رکھنے والے والدین سے انٹرویو کرنے کا پروگرام بھی مرتب کر لیا جانا چاھئیے ۔ تاکہ منزلِ مقصود کی طرف

★ ملاحظہ ہو ملحق ۔

پیش قدمی شروع کی جاسکے ۔ شاید کمیشن کو اسلامی تعلیم کے موضوع پر ایک مستقل تحقیقی رسالہ جاری کرنے کے بارے میں بھی سوچنا چاہیئے ۔ کمیشن کے کام کی مناسب تقسیم کے ساتھ موضوعاتی کمیٹیاں قائم کر دینا بھی کام کو کم سے کم وقت میں نمٹانے کے لئے ضروری ہوگا ۔ رب کریم کی توفیق و ہدایت ہمارے شامل حال ہو ۔ آمین ۔

نظام تعلیم کی اسلامی تشکیل

(ابتدائی کتابیات)

عـــربی :

١ . الابراش ، محمد عطية ،
التربية في الاسلام ، (مصر ، وزارة الاوقاف ، ١٣٨٠/ ١٩٦١) ، ٨٣ ص .

٢ . الأهواني ، أحمد فواد :
التربية في الاسلام (مصر ، دارالمعارف ، ١٩٦٨ء) ، ٢٧١ ص .

٣ . البخاری ، الجامع الصحيح ،
(كتاب العلم) .

٤ . البوبكاني ، جعفر : نهج التعليم
(available in the authors' own Persian digest of the Arabic original, entitled Hasil al-Nahj, published by Dr. N. A. Baloch (Ed.) from Sind University Press in 1969).

٥ . الجاحظ ، الرسالة فی المعلمين
(مخطوطة فی المتحف البريطانی ، تحت رقم ١٣٣٨)

٦ . ابن جماعة :
تذكره السامع و المتكلم فی ادب العالم والمتعلم
(حيدر آباد دكن ، ١٣٥٣ هـ) .

٧ . خضر احمد عطاء الله :
بيت الحكمة فى عصر العباسيين ،
(بحث مقدم لنيل شهادة الدكتوراة الى جامعة البنجاب ، ١٤٠٧/ ١٩٨٧ ، ٦٠٩ ص .
٨ . الخطاب ، عطيه :
التعليم فى مصر قبل العصر الفاطمى
(مصر ، ١٩٤٨)
٩ . ابن خلدون ، المقدمة .
١٠ . ابن سحنون ، محمد (٢٥٦ هـ) :
آداب المعلمين
ملحق بالتربية فى الاسلام للأهوانى ، ص ٢٥٣ ـ ٣٦٨) .
١١ . السندى ، مسعود بن شيبة بن الحسين .
الشيخ الامام (القرن السابع) : مقدمة كتاب التعليم . تحقيق محمد عبدالرشيد النعمانى (حيدر آباد ، باكستان ، لجنة احياء الادب السندى ، ٣٨٤ هـ / ١٩٦٥م) ، ٨٤ / ٣٦٠ * ٢٣ + ٣٣+٣+٩+٩ +٧ +٢٤ + ٨
١٢ . شديد ، محمد :
منهج القرآن فى التربية
(بيروت ، مؤسسة الرسالة ، ١٣٩٩ هـ/ ١٩٧٩م ، ٣١١ ص .
١٣ . شلبى ، احمد :
تاريخ المناهج الاسلامية
(مصر ، ١٩٧٨) .
١٤ . طلس ، محمد اسعد :
التربية والتعليم فى الاسلام .

(بيروت ، ١٩٥٧)
ظافر ، د . محمد اسماعيل ،
الخطوط العريضة فى تطبيق المنهج المحورى حول علوم التربية الاسلامية فى التعليم العام والجامعى ،
(مكة ، ١٣٩٧/١٩٧٧) .
٦٤ ص .
١٦. ابن عبدالبر ، الحافظ (م ٤٦٣ هـ) :
جامع بيان العلم والفضل
(مصر ، ١٩٣٧).
١٧ . علوان ، عبدالله :
تربية الأ ولاد فى الاسلام (الجزء الثانى) :
بيروت/ حلب ، دارالسلام للطباعة و النشر والتوزيع ،
بدون التاريخ ، ص ٦٢٩ . ١١٢٠ .
١٨ . الغزالي ، محمد (م ٥٠٥ هـ/ ١١١١ م) :
احياء علوم الدين ، ج ١ (كتاب العلم) .
ج ٢ (كتاب ٦) .
١٩ . القابسى ، أبو الحسن على بن محمد بن خلف القيروانى :
الرسالة المفصلة لاحوال المعلمين و أحكام المعلمين والمتعلمين
(ملحق بالتربية فى الاسلام للأهوانى ، ص ٢٦٨ ـ ٣٤٩)
٢٠ . القرآن المجيد .
٢١ . المجمع الملكى للبحوث الحضارة الاسلامية (مؤسسة آل
(مؤسسة آل البيت) ،
الفكر التربوى فى الاسلام . خطة البحث
(عمان ، بدون التاريخ) .

٢٢. محمد أمين المصرى .
لمحات فى وسائل التربية الاسلامية و غايا تها
(دمشق ، دار الفكر ، بدون التاريخ) .
٢٥٤ ص .

٢٣ . محمد قطب ،
منهج التربية الاسلامية .

٢٤ . مصطفى امين : تاريخ التربية
(مصر ، ٢٩٢٥) .

٢٥ . النعيمى :
الدارس فى تاريخ المدارس
(دمشق ، المجمع العلمى) .

اردو :

١ ـ اصغر علی ، شیخ : تعلیمی مقالات
لاہور ، ویسٹ پاک پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ ، ١٩٧٢) ،
ص ٢٢٦ .

٢ ـ بریلوی ، سید مصطفی علی : ,,مسلمانان بنگال کی تعلیم ،،
(کراچی ، اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ ـ ١٩٧١ء) ،
٣٣٦ ص .

٣ ـ بھٹی ، ڈاکٹر مختار وغیرہ : رپورٹ ,,آزاد کشمیر میں نظام
تعلیم کی تشکیل نو ،، (اسلام آباد ، ١٩٧١ء) ،
١٦٢ ص (ٹائپ شدہ) .

٤ ـ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ (مرتب) : نظریہ پاکستان اور
نصابی کتب (لاہور ، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ ، ١٩٧١) ،
٣٦٤ ص .

۵ ـ جامعه اسلامیه بہاولپور : نصاب تعلیم (بہاولپور ، ۱۹۶۷) ، ۱۸۶ ص .

٦ ـ جعفر ، ایس ـ ایم : تعلیم ہندوستان کے مسلم عہد حکومت میں (مترجم : سعید انصاری) ، (نئی دهلی ، ترقی اردو بیورو ۱۹۸۴ء ، ط ، ۲) ، ۱۷٦ ص .

۷ـ حکومت پاکستان ، وزارت مذہبی امور : رپورٹ قومی کمیٹی برائے دینی مدارس ، پاکستان (اسلام آباد ، حکومت پاکستان ، وزارت مذہبی امور ، ۱۹۷۹ء) ، ۲۱۹ ص .

۸ ـ حکیم محمد سعید (مرتب) : مقالات مذاکرہ ملی ـ تعلیمات نبوی : ۱۴۰۵/۱۹۸۴ ، (کراچی ، ہمدرد فاونڈیشن پریس ، ۱۹۸۴) ، ۳۹۴ ص .

۹ ـ حمید احمد خاں : تعلیم و تہذیب (لاہور ، ۱۹۷۵ء) .

۱۰ ـ سعید احمد رفیق : اسلامی نظام تعلیم (کراچی ،۱۹۵٦م) .

۱۱ ـ خالد ، سلیم منصور : اسلامی نظام تعلیم اور پاکستان کے حوالے سے مشرح کتابیات (اسلام آباد ، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز ، ۱۹۸۱) ، ۸۸ ص .

۱۲ ـ سلیم ، پروفیسر سید محمد : ہندو پاکستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت (لاہور ، اسلامک پبلی کیشنز ۱۹۸۰) ، ص ۳۱۲ ـ

۱۳ ـ سلیم ، عبدالقدیر : عمرانی علوم کی تدریس کا نظریاتی پہلو (اسلام آباد ، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز ، ۱۹۸۳) ، ٦۰ ص .

۱۴ ـ شہابی ، مفتی انتظام اللہ: ,,اسلامی نظام تعلیم کا چودہ

سوساله مرقع » (کراچی ، جناح لٹریری اکیڈمی ، (ت ـ ن) ، ۱۹۳ ص

۱۵ـ صدیقی ، محمد احمد : اقبال کے تعلیمی نظریات (کراچی ، ۱۹٦۵) .

۱٦ ـ عظمت الله خان و عبدالقدیر سلیم : عمرانی علوم کی تدریس کا نظریاتی پہلو (اسلام آباد ، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز ، ۱۹۸۳) ، ٦۰ ص .

۱۷ ـ قدسی ، عبیدالله : اسلام کی انقلابی علمی تحریک (اسلام آباد ، اسلامیه یونیورسٹی ـ اداره تاریخ و تہذیب و تمدن اسلامی ، ۱۹۸۱) ، ۹۹ ص .

۱۸ ـ قریشی ، اشتیاق حسین : افکار و اذکار (کراچی ، مقتدره قومی زبان ، ۱۹۸۱) ، ۲۷۲ ص .

۱۹ ـ گیلانی ، مناظر احسن : مسلمانوں کا نظام تعلیم (دو جلد) .

۲۰ ـ لا ، پروفیسر این این : (مترجم : اخلاص حسین زبیری و سلطان فاطمه بلخی) ,,عہد اسلامی میں تعلیمی ترقی » (کراچی ، اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ ـ ۱۹٦۵ء) ، ۳۰۳ ص ـ

۲۱ ـ محمد حمیدالله : عہد نبوی کا نظام تعلیم (اسلام آباد ، اداره تحقیقات اسلامی ، ۱۹۷۸).

۲۲ ـ محمد سلیم : اسلام کا نظریه تعلیم (لاهور ، تنظیم اساتذه پاکستان ، ت ـ ن) ، ۵٦ ص .

۲۳ ـ مسلم سجّاد : پاکستان میں نظام تعلیم کی اسلامی تشکیل کی حکمت عملی (اسلام آباد ، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز ، ۱۹۸۲ء)، ۹۳ ص ـ

۲۴ ـ مودودی ، ابو الاعلی : تعلیمات (لاهور ، اسلامک پبلی کیشنز ، ۱۹۸۱) ، ط ٦ ، ص ۲۴۴ .

۲۵ ـ ندوی ، ابوالحسنات : هندوستان کی قدیم اسلامی درسگاهیں (لاهور ، مکتبه خاور ، ۱۹۷۹) ، ۱۲۴ ص .

۲٦ ـ ندوی ، سید سلیمان : ,,هندوستان کی تعلیم مسلمانوں کے عہد میں " (کراچی ، سید الطاف علی بریلوی ، اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ ـ ۱۹۵۸ء) ، ۲۰۰ ص ـ

۲۷ ـ نوشه علی ، پروفیسر : ,,مسلمانان هندو پاکستان کی تاریخ تعلیم" (کراچی ، سلمان اکیڈمی ـ ۱۹٦۳ء)، ۳۳۵ ص ـ

۲۸ ـ وقار الملک ، نواب و آفتاب احمد خاں (مرتبین) : رپورٹ متعلق اجلاس آل انڈیا محمڈن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس بمقام امرتسر (۲۷ ـ ۲۹ دسمبر ۱۹۰۸) ، آگره ، مطبع مفید عام/۳۰٦+۸۲+۱۵٦ ص .

انگریزی :

1. Abdur Rauf:
Religious Education in West Pakistan (Lahore, West Pakistan bureau of Education, 1964), pp. 62.

2. al-Afendi, M.H. & N.A. Baloch:
Curriculum and Teacher Education (Jeddah, K.A. Aziz University, 1980), pp. 212.

3. Anis Ahmad and Muslim Sajjad:
Muslim women and Higher Education--A case for Separate Institutions/and a work plan for women's University (Islamabad, Institute of Policy Studies, 1982), pp. 107.

4. al-'Attas, Syed Muhammad al-Naguib:
(Ed.), Aims and Objectives of Islamic Education (1979), pp. 169.

5. Ashraf, Syed Ali:
New Horizons in Muslim Education (Cambridge, The Islamic Academy/Hadder & Stoughton, 1985) pp. 137.

6. Auqaf Deptt. (Educational Evaluation and Planning Cell):
Report of the Study Group on the Development of the Jamia Islamia Bahawalpur into a centre of excellence (Lahore, Auqaf Deptt: Educational Evaluation and Planning Cell, N.D.), pp. 231.

7. Ayub Ali, A.K.M:
History of Traditional Islamic Education in Bangladesh (Dhaka, Islamic Foundation Bangladesh, 1983/1403), p. 329.

8. Bilgrami, H.H. & Ashraf, S.A.:
The Concept of an Islamic University (Cambridge, The Islamic Academy,/Hadder and Stoughton, 1985), pp. 69.

9. Bilgrami, H.H:
Islamic system of Education (Search for a Solution) (Karachi, World Federation of Islamic Missions, N.D.), pp. 23.

10. Dodge, Bayar:
Muslim Education in Mediaeval times Washington, Middle East Institute, 1962.

11. Durrani, F.K.:
A Plan of Muslim Educational Reform (Lahore, Islamic Book Service, 1986 (2nd ed.) pp. 165.

12. al-Faruqi, Ismail Raji,:
Islamization of Knowledge: General Principles and Work-Plan (Washington D.C. International Institute of Islamic thought 1402, A.H./1982 A.C.)

13. al-Faruqi & A.O. Naseef:
Social and Natural Sciences (Jeddah, K.A. Aziz University, 1981), pp. 177.

14. al-Faruqi, I.R. and Naseef, A.O.
Social and Natural Sciences (Jeddah, King Abdul Aziz University/Hodder and Stoughton, 1981), pp. 177.

15. Government of Pakistan Ministry of Education(?):
National Education Conference (Oct. 3-5, 1977) 54 pp.

16. Govt. of Pakistan, Ministry of Education:
Report of the Commission on National Education (Karachi, 1960).

17. Govt. of Pakistan, M/o the Interior (Education Division):
Proceedings of the Pakistan Educational Conference, (Karachi, 27 November - 1 December, 1947).

13. Govt. of Saudi Arabia(?):
The Educational Policy in the Saudi Arabian Kingdom, 1394 A.H./1974 A.C. (2nd ed.), 44, pp. (Eng) +51 pp. (r.)+44pp. (Ar.).

19. Govt of West Pakistan, Education Deptt:
Report of Study Group of Religious/Moral Education (Govt. of West Pakistan, Education Deptt. 1969) pp. 14.

20. Hamdard Foundation Press:
Hamdard's Report on Education (Karachi, Hamdard Foundation Press, 1986) pp. 92.

21. Hamiuddin Khan:
History of Muslim Education, Vol. 1 (Karachi, All Pakistan Educational conference, 1967), pp. 260.

22. Ibrahimy, Sikandar Ali:
Reports on Islamic Education and Madrasah Education in Bengal (Dhaka, Ilamic foundation Bangladesh, 1985), pp. 663.

23. Inter Islamic University Cooperation:
<u>Proceedings-Seminar on Islamic Educational System in Indonesia, Jakarta, 13-16 May, 1979</u> (Inter Islamic University Cooperation, N.D.)

24. Iqbal, M.
<u>Education in pakistan</u> (Lahore, Aziz Publishers, 1977 (2nd ed.) pp. 265.

25. Jaffar, S.M.:
<u>Education in Muslim India;</u> Being an Inqury into the State of Education during the Muslim Period of India History (1000-1800 A.C.), Peshawar, 1936).

26. Jilani, Syed Mubarik Ali:
<u>Quranic Psychology and Quranic Therapy--An Introduction to Psychiatry, Based on teaching of the Holy Quran.</u> (Lahore, zavia Books/Quranic Research Institute, 1981/1401 (3rd ed.) pp. 74.

27. King Abdul Aziz University:
<u>First World Conference on Muslim Education-Conference</u> Book (Makkah al-Mukarramah/Jeddah, King Abdul Aziz University, 1397 A.H./1977 A.C.), pp. 127.

28. Law, N.N.:
<u>Promotion of Learning in India During Mohammadan Rule</u> (London, 1916).

29. Muhammad Abdus Sami and Muslim Sajjad:
<u>Planning Curricula for Natural Sciences: The Islamic Perspective</u> (Islamabad, Institute of Policy Studies, 1983) pp. 82.

30. Muhammad Ajmal:
<u>Muslim Contributions to Psychotherapy and other essays</u> (Islamabad, National Institute of Psychology, 1986) pp. 78.

31. Muhammad Ruhul Amin:
<u>Science Philosophy and Religion</u> (Dhakha, Islamic foundation, Bangladesh, 1979) pp. 179.

32. Muniruddin Ahmad, Muslim education and the Scholars' Social Status upto the 5th century of Muslim Era in the light of Tarikh Baghdad (Zurich, 1968).

33. National Hijra Centenary Committee of Pakistan: Islamization of Knowledge, The Problem, Principles and the Work plan. (Islamabad, National Hijra Centenary Committee of Pakistan, 1983) pp. 78.

34. National Hijrah Council:
Knowledge for What?
(Islamabad, 1406/1986), 245 pp. (Eng.) +
130 pp. (Arabic).

35. Naushah Ali, Prof. Sayyid:
History of education of Muslims in India and Pakistan (Karachi 1963).

36. Qureshi, Ishtiaq Hussain:
Education in Pakistan (Karachi, 1975).

37. Rahman, M. Mizanur:
The Philosophy of Al-Ghazali (Dhaka, Islamic Foundation Bangladesh, 1986/1407 (2nd ed,) pp. 160.

38. Rosenthal, F:
Technique and Approach of Muslim Scholarship.

39. Sajjad Husain & Ali Ashraf (Eds):
Crisis in Muslim Education (Jeddah, K.A. Aziz University, 1979), pp. 133.

40. Shalaby, Dr. Ahmad:
History of Muslim Education (Lahore, 1963).

41. Sir Syed Ahmad Khan:
Addresses and Speeches relating to the Mahomedan Anglo-Oriental college, aligarh-from its foundation in 1876 upto 1898 originally compiled by Nawab Mohsinul Mulk (Aligrah, 1898) pp. 122.

42. Sufi, G.M.D.
Al-Minhaj. (Delhi, Idarah-i-Adabiyat-i-Delhi, 1977 (Rep.) pp. 240.

43. Tritton, A.S.:
Materials on Muslim Education in Middle East (London, 1957).

44. Totah, Khalil A.
Contribution of the Arabs to Education (Newyork, 1957)

45. Union of Muslim Organizations of United Kingdom and Ireland: Guidelines and Syllabus on Islamic Education (London, Union of Muslim Organizations of United Kingdom and Ireland, 1976) pp. 25.

46. World Conference on Muslim Education II Islamabad: 15-20 March, 1980)--Islamic Concepts and Curricula-Papers of the Seminar Islamabad, K.A. University and Quaid-e-Azam University (1980), 2 vols (Cyclostyled).

47. Zaman, Hasan:
Education and Ideology (Dacca, Society for Pakistan Studies, 1969) pp. 14.

48. al-Zarnuji: Ta'lim al-Muta'allim (Circa 12th C A.C) Tariq al-Ta'allum, with commentary by al-Sharikh Ibrahim b. Ismail-Eng. Trans. Entitled Instruction of Student: The Method of Learning-(Newyork, King's own Press, 1947).

★★★